Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

Objectives of the Ideology of Da'wah of Islam and Desired Characteristics in Contemporary Era (An Analytical Study in the Light of Quran and Hadith)

عصر حاضر میں اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد اور مطلوبہ اوصاف (قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ)

Alisha Tanveer
Dr. Umar
MS Scholar, Islamic Studies, HITEC University, Taxila, Cantt, Rawalpindi at-alishatanveer45@gmail.com
Lecturer, Islamic Studies, HITEC University, Taxila, Cantt, Rawalpindi at-dr.umar@hitecuni.edu.pk

Citation: Alisha Tanveer, & Dr. Umar. (2024). Objectives of the Ideology of Da'wah of Islam and Desired Characteristics in Contemporary Era (An Analytical Study in the Light of Quran and Hadith) : عصر حاضر میں اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد اور مطلوبہ اوصاف (قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ). Al-Qirtas, 3(3). Retrieved from https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas/article/view/320

Abstract:
Human history is a witness that no ideology can produce its results without any goal. Islam's ideology of Da'wah also guides us to the same point that it has set goals and objectives in front of it, which Islam's ideology of Da'wah has produced good and positive results on the Arab society. When wise people gather on any point of view, they want their point of view to reach other people as well, in this regard, they prepare advocates with good qualities based on their point of view so that the Da'wah given by them will have a good result create. In order to spread its teachings, along with the purposes of the doctrine of Da'wah, Islam also prepared people with such qualities who produced excellent results due to their good morals and character, and today the comprehensive teachings of Islam have reached us in the right condition. have arrived. With the kind of social, political and economic problems that we are facing in the present age, it is necessary to adopt such a da'wah strategy by keeping in front the main objectives of Islam's ideology of Da'wah that the universal teachings of the Qur'an and Sunnah can be used. It should be introduced in the true sense and the social effects and results that Islam had created in its first era from this Da'wah theory should be brought to the front so that the problems faced in the present age can be solved in the light of the Islamic Da'wa theory. In order to achieve these most important objectives of the Islamic Da'wah, there is a need for people who have a high level of human morals, so that people will accept their da'wa talks wholeheartedly and play a role in improving their environment. To be able to pay, this research article will discuss in this context.
Keyword: Objectives. Da'wah. Islam. Desired Characteristics. Contemporary Era. Quran. Sunnah

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

تمہید:

انسانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کوئی بھی نظریہ بغیر کسی مقصد و ہدف کے اپنے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ دین اسلام کا نظریہ دعوت بھی اسی بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اس نے بھی اپنے پیش نظر مقاصد و اہداف رکھیں ہیں جن کو سامنے رکھ کر اسلام کے نظریہ دعوت نے عرب معاشرے پر اچھے اور مثبت نتائج پیدا کئے ہیں۔ عقل مند لوگ جب کسی بھی نظرے پر جمع ہوتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ ان کا نظریہ آگے دوسرے انسانوں تک بھی پہنچے،اس سلسلے میں وہ اپنے نظرے کی بنیاد پر اچھے اوصاف والے داعین مرد و خواتین تیار کرتے ہیں تا کہ ان کی دی ہوئی دعوت اچھا نتیجہ پیدا کرے۔ دین اسلام نے اپنی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے نظریہ دعوت کے مقاصد کے ساتھ ساتھ ایسے اوصاف والے لوگ بھی تیار کئے کہ جنھوں نے اپنے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے بہترین نتائج پیدا کئے اور آج دین اسلام کی جامع تعلیمات ہم تک صحیح حالت میں پہنچی ہوئی ہیں۔

عصر حاضر میں جس طرح کے ہم سماجی، سیاسی و معاشی مسائل سے دوچار ہیں ایسے میں اسلام کے نظریہ دعوت کے اہم مقاصد کو سامنے رکھ کر ایک ایسی دعوتی حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے کہ جس سے قرآن و سنت کی عالم گیر تعلیمات کا صحیح معنوں میں تعارف ہو جائے اور ساتھ دین اسلام نے اپنے عہد اول میں اس دعوتی نظریے سے جو معاشرتی اثرات و نتائج پیدا کئے تھے وہ سامنے آجائیں تا کہ عصر حاضر میں درپیش مسائل کو اسلام کے نظریہ دعوت کی روشنی میں حل کیا جا سکے۔اسلام کی دعوت کے ان اہم ترین مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جن مین اعلیٰ درجے کے انسانی اخلاق ہوں جن کو دیکھ کر لوگ ان کی دعوتی بات چیت کو دل سے قبول کریں اور اپنے ماحول کو بہتر بنانے میں کردار ادا کر سکیں، اس تحقیقی مضمون میں اسی تناظر میں گفتگو کی جائے گی۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کا نظریہ دعوت اور اس کے مقاصد

1۔ نظریہ دعوت کا مقصد تمام انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کو قائم کرنا

قرآن پاک دنیائے انسانیت کے لئے ایسی کتاب ہدایت اور دعوت کی کتاب ہے کہ اس کی تبلیغ اور تشہیر سے دنیا کا ہر انسان اس مادی زندگی میں اور روحانی زندگی میں اعلیٰ پیمانے پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے، اللہ پاک نے سورۃ الحدید میں تمام انبیاء کرام کے دعوتی نظام کا مقصد و ہدف بالکل واضح انداز میں بتایا ہے کہ تمام انسانوں کو عدل و انصاف فراہم کیا جائے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ :

" لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ "[i]

ترجمہ: "البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے کتاب

اور ترازو ئے (عدل) بھی بھیجی تا کہ لوگ انصاف کو قائم رکھیں"

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

مندرجہ بالا قرآنی آیت میں واضح رہنمائی مل رہی ہے کہ اللہ کی کتابوں کا بنیادی مقصد وہدف اپنے دور میں لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کی فضا کو قائم کرنا ہوتا ہے، چنانچہ اسی چیز کو لیتے ہوئے سید محمد شاہد سہارن پوریؒ (2023ء-1951ء)[ii] نے اپنی دعوت وحکمت والی کتاب "دعوت کی بصیرت اور اس کا فہم وادراک" میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے نظریہ دعوت کے مقصد کو واضح کرتے ہیں کہ :

"اسلام کا نظریہ دعوت قرآن میں جہاں جہاں نبی اور اس کی دعوت کے مقصد کا ذکر ہے اسی کو اسلام کے نظریہ دعوت کے ساتھ تطبیق دے کر پیش کرتے ہیں کہ اصل میں یہی قرآنی تعلیمات میں اسلام کے نظریہ دعوت کا بنیادی مقصد وہدف ہے"[iii]

2۔ نظریہ دعوت کا مقصد انسانیت کی خیر خواہی اور بھلائی چاہنا

انسانیت سے اعلیٰ درجے کی محبت اور سراسر ان کی خیر خواہی اصل میں دین اسلام کے دعوتی نظام کا ایک اہم ترین مقصد رہا ہے، تمام انبیاء کرام نے اسی اصول کے تحت دعوت دی اور اسی کے ذریعے تمام مقاصد واہداف حاصل کئے۔ گویا دعوتی میدان میں ایک داعی یا داعیہ کو فکر وفلسفہ کی دعوت دیتے وقت ہمیشہ اس عظیم مقصد کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ قرآنی تعلیمات بھی ہمیں اسی بات کی طرف رہنمائی فرماتی ہیں کہ جب آپ اس عظیم مقصد کو سامنے رکھیں گے تو دعوتی میدان میں آنے والی تمام مصیبتیں اور پریشانیاں آپ کو اس عظیم کام سے روک نہیں پائیں گی۔ قرآن کی مندرجہ ذیل آیت اسی اہم مقصد کی طرف رہنمائی فرما رہی ہے، ارشاد ربانی ہے کہ :

"فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا"[iv]

ترجمہ: "پھر شاید تو ان کے پیچھے افسوس سے اپنی جان ہلاک کر دے گا اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے۔"

مندرجہ بالا آیت قرآنی سے اسلام کے دعوتی عمل کے بنیادی مقاصد واہداف نظر آرہے ہیں، تاکہ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالنے کی بجائے حل کی طرف آگے بڑھیں۔ اس آیت مبارکہ میں قرآنی تعلیمات یہ بتا رہی ہیں کہ دین اسلام کی تعلیمات کے فروغ اور پھیلاؤ میں ایک داعی یا داعیہ کو یہ جذبہ رکھنا لازمی اور ضروری ہے ورنہ آزمائشوں اور پریشانیوں سے تو راستے میں انسان رک جاتا ہے، کبھی بھی اپنا مقصد اور ہدف حاصل نہیں کر سکتا۔

3۔ قرآن میں نظریہ دعوت کا مقصد حق بات کی تلقین

قرآن پاک رسول اللہ ﷺ کی بطور داعی ایک اہم ترین ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رسول اللہ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ لوگوں تک اللہ کے حق والے پیغام کو لازمی اور ضروری پہنچائیں۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ اسلام کے دعوتی نظام کا ایک اہم ترین مقصد اور ہدف یہ بھی ہے کہ آپ کے پاس جو حق بات پہنچ جائے اسے اسی طرح لوگوں تک پہنچانا فرض ہے اور اسلام کے نظریہ دعوت کا یہ ایک اہم ترین مقصد ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

"يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۖ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۚ"[v]

ترجمہ: "اے رسول! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے اسے پہنچا دے،

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا"

مندرجہ بالا کتاب مقدس کی آیت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ دعوت کے مقاصد واہداف کے حصول کئے لئے وقت کے نبی کو بھی اہتمام کرنے کا کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے آنے والی حق اور سچ والی تعلیمات کو آگے تمام انسانوں تک باہم پہنچانے کا پورا حق ادا کریں، جو کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے نظریہ دعوت کا یہ ایک اہم ترین مقصد اور ہدف ہے۔

4۔اسلام کے نظریہ دعوت کا مقصد موعظ حسنۃ اور اعلیٰ اخلاق کا عملی نمونہ پیش کرنا

قرآنی تعلیمات ساری کی ساری اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ یہ الٰہی پیغام جو تمام انسانوں کی ترقی و کامیابی کے اُصول لے کر آیا ہے اس کو تمام انسانوں تک بڑے اچھے انداز میں پہنچایا جائے اور اس عمل کے دوران اعلیٰ قسم کی نصیحتوں اور اچھے اخلاق کے ساتھ پیغام کو پہنچایا جائے، اس طرح کے تمام اخلاقات کا قیام بھی اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد واہداف میں شامل ہے، چنانچہ سورۃ النحل میں اللہ پاک اسلام کے نظریہ دعوت کے جامع مقاصد پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ :

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ"[vi]

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا، اور ان سے پسندیدہ طریقہ سے بحث کر"

مندرجہ بالا آیت میں اللہ رب العزت ایک داعی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے نشاندہی کر رہے ہیں کہ اچھے اوصاف کو اختیار کیا جائے گا تو کامیابی ہو گی, اسی کے ساتھ دعوتی میدان میں کسی مدعو کو دعوت دیتے وقت لڑائی جھگڑوں سے ہٹ کر پیار محبت اور موعظۃ الحسنۃ کے ذریعے کامیابی حاصل کی جائے۔

5۔ نظریہ دعوت کا مقصد دنیاوی لالچ سے اجتناب

قرآن مجید کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین مقصد یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ انسانی سوسائٹی کی تشکیل میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے انبیاء کرام تشریف لائے انہوں نے مضبوط دعوتی نظام سے اپنی اپنی قوم میں نتائج پیدا کئے۔ چنانچہ قرآن پاک تمام انبیاء کرام کی دعوتی جدوجہد کے تناظر میں ایک اہم ترین مقصد وہدف کی طرف رہنمائی فرماتا ہے کہ دین اسلام میں اللہ کی طرف بلانے کا سوائے اللہ کی رضا کے کوئی اور مقصد نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک نے ایسے الفاظ کا ذکر کیا ہے کہ کوئی بھی نبی جب دعوتی کام کرتا ہے تو وہ اپنا اجر یا کوئی اور سوال اپنی قوم یا امت سے نہیں کرتا۔ اسی تناظر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

"وَمَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"[vii]

ترجمہ: "اور میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا، میری مزدوری تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔"

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

سورۃالشعراء کی مندرجہ بالا آیت سے اصولی درجے کی بات سامنے آئی ہے کہ دین اسلام کے نظریہ دعوت کے فروغ میں مادی مفادات کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ یہ دعوتی نظام خالصتاًاللہ پاک کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا تواچھے نتائج مرتب ہوں گے ،ورنہ ریاکاری کے سوا کچھ نہیں ملے گا، اور ریاکاری کی بناپر کئے گئے کام کی وقعت اتنی بھی نہیں ہے کہ وہ آپ کی اپنی ذات کو بھی فائدہ دے جائے چہ جائے کہ اس انسانی اجتماع کے لئے کارآمد ثابت ہو۔

6۔ نظریہ دعوت کا مقصد معاشرے سے اختلافات اور فسادات کا خاتمہ

قرآن پاک کی فطری تعلیمات اسلام کے نظریہ دعوت کے ایک اوراہم ترین مقصد پر روشنی ڈالتی ہیں کہ دین اسلام کادعوتی عمل اس مادی دنیا میں ایک خوشگوار زندگی کی فراہمی ہے۔ ملکوں اور قوموں کے درمیان فسادات اور لڑائی جھگڑوں کو ختم کرنا ہے تو دین اسلام کے اس دعوتی عمل میں خوشگوار اخلاق کو لانا لازمی اور ضروری ہوگا۔ دین قیم اپنے ماننے والوں سے دعوتی نظام کے ذریعے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ"[viii]

ترجمہ: "جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے، اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے۔"

قرآن کی بیان کردہ مندرجہ بالا تعلیم کے تناظر میں یہ دعوتی مقصد سامنے آتا ہے کہ دنیا میں اعلیٰ نتائج لینے کے لئے ایک اچھے دعوتی نظام کا ہونا لازمی ہے اور یہ دین اسلام کے نظریہ دعوت کا بنیادی ہدف رہا ہے کہ اپنے ماننے والوں کی سوسائٹی کو اعلیٰ اخلاق کے قیام کے لئے قائل کرتا ہے اور ایک خوشگوار اور نمونے کی زندگی گزارنے کی طرف متوجہ رکرتا ہے۔

مندرجہ بالا آیت قرآنی کی جامعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے برصغیر پاک وہند اور دیوبندی سکول آف تھاٹ کے عظیم سپوت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (1949ء-1887ء) اپنی مشہور زمانہ تفسیر 'تفسیر عثمانی' میں اس آیت سے متعلق تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"دین اسلام اس مادی دنیا کو بھی جنت کا نمونہ بناتا ہے جس کے لئے عمل صالح کا ہونا لازمی اور ضروری ہے، جو انسان دنیا میں دین کی خدمت کے حوالے سے اخلاص اور للّٰہیت سے دعوتی کام کرے گا اللہ اس کے لئے ایک نئی زندگی عطا فرمائیں گے جو کہ ایک بہترین زندگی ہوگی۔ اور یہ سارے امور خاص اللہ کی رضا کے لئے سرزد ہوئے ہوں۔"[ix]

7۔ نظریہ دعوت کا مقصد افراد انسانی سے سستی و کاہلی کا خاتمہ کرنا

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

اسلام اپنے دعوتی افکار و نظریات کے ذریعے ایک مقصد یہ بھی واضح کرتا ہے کہ اس دعوتی نظام کے ذریعے اللہ پاک انسانوں سے سستی و کاہلی کا خاتمہ چاہتا ہے، چنانچہ اسی سستی اور کاہلی کے خاتمہ کے لئے اللہ رب العزت قرآن پاک میں یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ :

" اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ"[x]

ترجمہ: "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے"

مذکورہ آیت مبارکہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ رہنمائی مل رہی ہے کہ جب تک کوئی قوم، قبیلہ، انسان، مرد ہو یا عورت اپنے اندر سے سستی اور کاہلی کا خاتمہ نہیں کریں گے وہ مؤثر دعوتی عمل نہیں کر سکیں گے۔۔اسلام کا نظریہ دعوت کا یہ ایک اہم مقصد ہے کہ اس کے واسطے سے انسان میں سستی و کاہلی کا عنصر ختم ہو جائے گا اور انسان سر گرم کردار ادا کرتے ہوئے دعوتی میدان میں مطلوبہ مقاصد و اہداف کو حاصل کرلے گا۔

احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں اسلام کا نظریہ دعوت کے مقاصد واہداف

جیسا کہ اوپر قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد بیان کئے گئے ہیں ایسے ہی احادیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں بیان ہوا ہے؛ اسلام کا دعوتی نظام اپنے اندر بہت سارے مقاصد واہداف لئے ہوئے ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

1۔حدیث کی رو سے نظریہ دعوت کا مقصد انسانیت کی روحانی تسکین ہے

آپ ﷺ کی حدیث میں دعوتی عمل کے انسانی زندگی پر پڑنے والے اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ؛دعوتی نظام کا حصہ بننے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں روحانی فوائد حاصل ہوں گے اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہو گی، مندرجہ ذیل حدیث رسول ﷺ میں یہی رہنمائی دی جارہی ہے کہ اسلام کے نظریہ دعوت پر کام کرنے والے مبلغین اور تمام مرد وخواتین داعین کے لئے مادی وروحانی ترقیات کا حصول لازمی اور ضروری ہے اور یہ اسلام کے نظریہ دعوت کے مرہون منت ہی حاصل نصیب ہوگا۔ چنانچہ روایت میں ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ (91ھ م)[xi] کی ایک روایت میں ارشاد رسول کریمؐ ہے کہ :

" عن سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
والله لان يهدى الله بک رجلا واحدا خير لكم من ان يكون لک حمر النعم "[xii]

ترجمہ: "خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت
عطا فرمادے تو تیرے لیے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔"

حضرت سہل بن سعد رضی کی بیان کردہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں این اسلام کے نظریہ دعوت کا یہ مقصد بیان ہو رہا ہے کہ دین اسلام چونکہ مادی وروحانی ترقیات میں کامل تعلیمات رکھتا ہے اس لئے اس مذکورہ حدیث میں یہ مقصد سمجھ میں آتا ہے کہ دین اسلام کے نظریہ دعوت کا مقصد روحانی نتائج بھی وصول کرنا ہوتے ہیں۔

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

2۔حدیث رسول ﷺ میں نظریہ دعوت کا مقصد کامل ہدایت کا حصول ہے

رسول اللہ ﷺ کی ایک روایت میں اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین مقصد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس میں دعوتی عمل کا بنیادی مقصد انسان کی کامل ہدایت مراد لی جاتی ہے، چنانچہ اس روایت میں دعوتی عمل کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ:

" عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لان یھدی اللہ عزوجل علی یدک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ الشمس و غربت "[xiii]

ترجمہ:"حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک انسان کو تیرے ذریعے سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے"

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ دین اسلام اپنی جامعیت کی بنیاد پر قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہدایت کامل لے کر آیا ہے، دین اسلام کا یہ عالمی پیغام اسلام کے نظریہ دعوت کے ذریعے ہی ممکن ہو پائے گا۔

3۔حدیث رسول ﷺ میں نظریہ دعوت کا مقصد معتدل رویوں کا قیام ہے

احادیث رسول ﷺ میں ایک رہنمائی اور مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ ؛دعوت کے میدان میں اعتدال پسندی کا مظاہرہ کیا جائے نہ کہ بے اعتدالی کا، ایک داعی کو چاہیے کہ بار بار اپنے مخاطب کو جا کر تنگ نہ کرے، چنانچہ آپ ؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

" عن عبد اللہ ابن العباس ننتظرہ فمربنایزید بن المعاویۃ النخعی فقلنا اعلمہ بمکاننا فدخل علیہ فلم یلبث ان خرج علینا عبد اللہ فقال انی اجز بمکانکم فما یمنعنی ان اخرج الیکم الا کراھیۃ ان املکم ان رسول اللہ ﷺ کان یتخولنا بالموعطۃ فی الایام مخافۃ السامۃ علینا"[xiv]

ترجمہ:"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا۔ان کو کہا ہمارے آنے کی اطلاع کردو وہ ان کے پاس گئے پھر تھوڑی دیر میں ابن مسعود آگئے اور فرمایا: مجھے تمہارے آنے کی اطلاع تھی مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ چیز مانع تھی کہ کہیں تم ملول خاطر نہ ہو جاو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہمارے اکتا جانے کے خدشے سے صرف بعض ایام میں نصیحت کرتے تھے۔"

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ دین اسلام میں دعوت کا ایک مقصد اور ہدف احکامات خداوندی کو انسانوں تک پہنچانے کے لئے ایسا ماحول اور گفتگو نہ کی جائے جس سے مخاطبین اکتا جائیں، اور تنگ آ کر آپ سے دور بھاگتے جائیں۔بلکہ بے اعتدالی کی بجائے اعتدال پسندی کے ساتھ آگے بڑھا جائے اور دعوتی عمل کو اختیار کیا جائے۔اس عظیم مقصد کو پیش نظر رکھیں گے تو اسلام کا نظریہ دعوت انسانی سماج میں اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے گا۔

4۔حدیث ؐ میں نظریہ دعوت کا مقصد انسانی سماج سے برائی کا خاتمہ کرنا ہے

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ؛اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین مقصد انسانی معاشرے میں سے ہر طرح کی برائی کا خاتمہ ہے، چنانچہ حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ (693ء-612ء) رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ :

" عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان "[xv]

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہی انہوں نے کہا میں نے سنا کہ
رسولؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص خلاف کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی
اصلاح کرے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کو روک دے اور اگر اس کی بھی طاقت
نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"

مندرجہ بالا حدیث رسول ﷺ سے اسلام کے دعوتی نظام کا مقصد سمجھ آرہا ہے کہ میدان دعوت میں حق بات کرتے وقت خاموشی اختیار نہ کی جائے، جیسے بھی ہو سکے برائی کا خاتمے کے لئے دعوتی عمل کو متحرک کیا جائے۔ ایسے متحرک دعوتی عمل سے ہی انسانی سماج میں اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کیے جاسکتے ہیں۔

5۔ حدیث رسولؐ میں نظریہ دعوت کا مقصد مخاطب کی ذہنیت کا لحاظ ہے

احادیث مبارکہ میں اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اصول اور مقصد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مخاطب کی ذہنیت اور عقل کا خاص خیال رکھ کر بات چیت کی جائے نہ کہ جو سامنے آئے اپنی دعوتی بات کو ٹھونس دیا جائے، نہیں ایسے اصول و مقاصد سے اسلام اور اقوال نبی ﷺ منع فرماتے ہیں، چنانچہ آپؐ کی ایک حدیث جسے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (687ء-619ء) نقل کرتے ہیں، اس روایت میں اسلام کے دعوتی نظام کے اسی عظیم مقصد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ :

" عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم
ما انت محدث قوما حدیثا لا تبلغہ عقولھم الا لھم کان علی بعضھم فتنۃ "[xvi]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا جب تو کسی قوم کے آگئے
وہ باتیں بیان کرے گا جن تک ان کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہو گئی"

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مذکورہ روایت میں یہ چیز بالکل واضح ہو رہی ہے کہ دین اسلام اپنے دعوتی نظام میں بے عقلی اور ناموافق بات چیت کو کوئی جگہ نہیں دیتا۔ دین اسلام کا نظریہ دعوت کے ایک عظیم مقصد کو اسی حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دعوت دیتے وقت مخاطب

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

کی عقل اور ماحول کا خاص خیال رکھا جائے۔ امام ابن قیم الجوزیؒ (1350ء-1292ء) جو کہ سیرت کو لکھنے والوں میں سے نامور مصنف ہیں، وہ اپنی کتاب 'زاد المعاد'[xvii] میں اسی مذکورہ حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ :

"دین اسلام کی علم گیر اور ہمہ گیر تعلیمات اپنے پھیلاؤ میں بھی اس قانون کا خاص خیال رکھتی ہیں کہ مخاطب کے ذہن اور عقل کو سامنے رکھ کر بات چیت کرنے کا ہنر اپنے تمام داعین مرد و خواتین کے ذمہ لگاتا ہے۔"[xviii]

6۔ حدیث رسول ﷺ میں نظریہ دعوت کا مقصد دعوتی میدان میں ثابت قدم رہنا

رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ اقوال میں دین اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین مقصد یہ بھی واضح کیا جا رہا ہے کہ دعوت کے میدان میں کام کرنے والے مرد و خواتین کا فرض بنتا ہے کہ وہ لوگوں کو جب دعوت حق کی طرف بلائیں تو میدان دعوت میں ثابت قدم رہیں، ہمت ہار کر اور مایوس ہو کر بھاگ نہ جائیں بلکہ صبر و تحمل اور استقامت کے ساتھ دعوتی عمل کا جاری رکھے، گویا دین اسلام نظریہ دعوت کے ذریعے اپنے ماننے والوں میں استقامت اور ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا حکم صادر فرماتا ہے اور یہ اسلام کے دعوتی نظام کا ایک اہم ترین مقصد و ہدف ہے، چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ :

"قل أمنت بالله ثم استقم"[xix]

ترجمہ: "کہو میں ایمان لایا اللہ پر اور پھر اس پر استقامت دکھاو"

مندرجہ بالا رسول اللہ ﷺ کے قول سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ ایک داعی یا داعیہ کو دعوتی میدان میں ثابت قدم رہنا چاہیے، ہمیشہ اس کو استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور یہ دین اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین مقصد و ہدف ہے، کیونکہ ایک داعی یا داعیہ خود اگر دعوتی میدان کو چھوڑ کر بھاگ جائے تو وہ آگے دوسرے انسانوں کو اپنی دعوت سے کیسے متاثر کریں گے۔

قرآنی تعلیمات کا خلاصہ

- قرآنی نقطہ نظر سے نظریہ دعوت کا سب سے اہم ترین مقصد انسانی سماج میں نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنا ہے۔
- قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک اسلام کا نظریہ دعوت انسانوں کو مادی و روحانی مسائل و پریشانیوں سے نجات دلانا ہے۔
- انسانی سوسائٹی میں حق بات کی دعوت اور ظلم سے روک تھام بھی اسلام کے نظریہ دعوت کا ایک اہم ترین نتیجہ ہے۔
- اسلام کا نظریہ دعوت انسانی سماج میں اچھے اخلاق کو پیدا کرتا ہے۔
- دعوتی میدان میں توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اپنے دئے گئے ہدف کو ملحوظ خاطر رکھنا لازمی ہے۔
- دعوتی سرگرمیوں کے نتیجے میں انسانی معاشرے میں عدل و احسان کا ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے۔

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

- دعوتی میدان میں بغیر کسی مادی لالچ کے دیے گئے امور کو سرانجام دینا۔
- اسلامی تعلیمات میں دعوت کے پیش نظر اُس انسانی معاشرے سے فتنہ وفسادات کا خاتمہ ہوتا ہے۔

احادیث مبارکہ کا خلاصہ

- احادیث رسول ﷺ میں بیان کردہ نظریہ دعوت کا بنیادی مقصد انسانی سماج سے ہر طرح کی برائی کا خاتمہ ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں اسلام کے دعوتی نظام کے ذریعے روحانیات کی ترقی ہوتی ہے۔
- آپ ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں نظریہ دعوت کا ایک ہدف انسانیت عامہ کے لئے مکمل ہدایت ہے۔
- احادیث رسولؐ میں بیان کی گئی تعلیمات میں دعوتی میدان میں اپنے پیش نظر مخاطب کی ذہنیت کو دیکھا جاتا ہے۔
- آپؐ کے اقوال وافعال سے اس بات پر رہنمائی ملتی ہے کہ انسان دعوتی میدان میں ثابت قدم رہے۔
- اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں دعوتی میدان میں ہمیشہ دعوت دیتے وقت معتدل رویوں کی پاسداری رکھنا۔

اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد واہداف میں مطلوبہ اوصاف کا جائزہ

1۔ نظریہ دعوت کے مقاصد کے حصول کے لئے داعی یا داعیہ میں اخلاص کا ہونا

قرآنی تعلیمات ہوں یا رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک ہمیں یہی سبق دیتے ہیں کہ ہمیں ہر کام خالص اللہ کے لئے کرنا چاہیے ناکہ انسانوں کے دکھاوے کے لئے۔ قرآن پاک سورۃ الانعام میں بڑا واضح انداز میں بیان فرمارہے ہیں کہ اللہ کو ماننے والی جماعت میں سب سے پہلا وصف جو ہر عمل کے پیچھے ہو وہ صرف اور صرف اللہ کی رضا مقصود ہو۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ:

" قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "[xx]

ترجمہ: "کہہ دو کہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔"

قرآن پاک کی مذکورہ آیت میں اخلاص پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک انسان جو بھی کام کرے وہ خالصتاً اللہ کے لئے کرے، جب تک کسی بھی کام میں اخلاص پیدا نہیں ہوگا وہ عمل کبھی بھی نتیجہ خیز نہیں ہوگا۔

2۔ نظریہ دعوت میں مقاصد کے حصول کے لئے نیت کا صالح ہونا

دنیا کا ایک اٹل اور پکا قاعدہ و قانون ہے کہ کوئی بھی کام کریں تو پہلے اس کے حصول کے لئے نیت کو بہتر کر لیا جائے، کوئی بھی کام جب بغیر نیت کے کیا جائے تو وہ مقاصد واہداف کے حصول میں رکاوٹ ڈالے گا۔ اسلام کا نظریہ دعوت بھی اس بات کا اور اس وصف کا مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو ماننے

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

والے افراد انسانی دعوتی میدان میں اترنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کر لیں، نیت کا صالح ہونا یہ لازمی اور ضروری امر ہے۔ چنانچہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث میں آپ ؐ کا ارشاد نقل کیا جاتا ہے کہ :

"انماالاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی"[xxi]

ترجمہ: "عمال کادار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کو نیت ہی کے مطابق اجر حاصل ہوتا ہے"

3۔ دعوتی عمل میں حق کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں سے کنارہ کشی یا ٹکراؤ میں نہ آنا

دین اسلام کے دعوتی نظام کے تناظر میں ایک داعی یا داعیہ میں مندرجہ ذیل یہ وصف اور اصول کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ جب بھی دعوتی میدان میں دعوت کا کام کریں آپ تنگ کرنے والے انسانوں سے کنارہ کشی اختیار کر کہ اپنے مقصد و ہدف کو پیش نظر رکھ کر بس کام میں لگے رہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

" فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ"[xxii]

ترجمہ: "سو تو کھول کر سنادے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کر۔"

سورۃ الحجر کی مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں اس بات کا اشارہ اور کامل رہنمائی مل رہی ہے کہ دعوتی میدان میں کام کرتے وقت اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے۔

4۔ دعوتی عمل میں 'گفتگو میں نرمی' اختیار کرنا

اسلام کا نظریہ دعوت اپنے مقاصد واہداف کے حصول کے لئے دعوتی میدان میں کام کرنے والے مرد و خواتین سے جو سب سے پہلا مطالبہ کرتا ہے وہ ہے کہ بات چیت میں نرمی اختیار کی جائے۔ گفتگو میں غصہ، جذباتیت وغیرہ جیسے رویوں سے اسلام منع فرماتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ :

" ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ "[xxiii]

ترجمہ: "نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور نرمی
جس چیز سے بھی ختم کر دی جاتی ہے اس بدصورت بنا دیتی ہے"

مندرجہ بالا حدیث رسول ﷺ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایک داعی یا داعیہ کو دعوتی میدان میں دعوتی کام کرتے ہوئے اپنے اندر نرم رویوں کو فروغ دینا ہوگا۔ جذباتیت، غصہ اور تشدد والی بات چیت سے مدعو بھاگ جائے گا اور دعوت کا مقصد و ہدف کبھی بھی حاصل نہیں ہوگا کیونکہ دعوتی نظام میں سختی کبھی بھی نہیں چل سکتی اور نہ ہی آپ کو مطلوبہ نتائج تک پہنچا پائے گی۔

5۔ دعوتی میدان میں مرد و خواتین میں ایک وصف 'سچائی' کا ہونا ہے

E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

انسانی سماج کبھی بھی برائی کے اوپر قائم ودائم نہیں رہ سکتا، چنانچہ سچائی ایک ایسا وصف ہے جو تمام اقوام عالم میں اس کا اچھا سمجھا جاتا ہے، چنانچہ دین اسلام کے نظریہ دعوت کو آگے لوگوں تک پہنچانے کے لئے اپنے ماننے والوں میں اس وصف کا لازمی تقاضا کرتا ہے کہ دعوتی میدان میں ایک داعی یا داعیہ کو ہمیشہ سچائی کا ساتھ دینا چاہیے نہ کہ جھوٹ کا سہارا لے کر اپنے دعوتی عمل کو آگے بڑھائے۔

" وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا"[xxiv]

ترجمہ: "اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔"

مندرجہ بالا آیت قرآنی میں ایک داعی یا داعیہ کو سچائی جیسے وصف اختیار کرنے کی دعوت دی جارہی ہے کہ انسانی سماج میں ایک اچھا کیا ہوا کام جب اس کی بنیاد سچ ہو گا تو وہ زیادہ سے زیادہ نتائج پیدا کرے گا، اور اگر جھوٹ کی بنیاد پر دعوتی میدان میں ذمہ داری نبھائی جائے گی تو وہ کبھی بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو گی۔

مندرجہ بالا گفتگو سے یہ بات سامنے آرہی ہے کہ دعوتی میدان میں داعی یا داعیہ کو مندرجہ ذیل اوصاف کو سامنے رکھنا لازمی اور ضروری ہے، ورنہ اسلام کا نظریہ دعوت کبھی بھی اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکے گا۔

- دعوت میں اخلاص وللٰہیت کا ہونا۔
- دعوتی گفتگو میں نرم خوئی کا ہونا۔
- اپنی انداز دعوت میں نیت کا درست ہونا، کوئی ذاتی یا دنیاوی غرض نہ ہو۔
- ایک داعی یا داعیہ میں دعوتی کام کرتے وقت اپنے پیش نظر سچائی جیسے اعلیٰ اصول کو سامنے رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔
- دعوتی میدان میں ایسے لوگ جو راستے سے ہٹانے کی کوشش کریں ان کی طرف توجہ مبذول نہ کرنا بلکہ اپنے مقصد وہدف کو پیش نظر رکھ کر دعوتی میدان میں دعوتی کام کرنا۔
- ایک داعی کو موقع محل کو سامنے رکھ کر دعوت کا آغاز کرنا چاہیے۔
- دعوت کے میدان میں ایک داعی یا داعیہ کو تکبر اور غرور سے بچنا چاہیے۔[xxv]

حاصل کلام

مندرجہ بالا اس تحقیقی مضمون میں اس بات کی مکمل رہنمائی دی گئی ہے کہ جب سے دنیا قائم ہے اس میں بسنے والے انسانوں نے اپنے اپنے نظریات وافکار کو اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اس کے مقاصد واہداف کا تعین کیا، بغیر کسی ہدف اور مقصد کے کبھی بھی کوئی فلاسفی اس مادی دنیا میں

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

رہنے والے انسانوں نے اختیار نہیں کی، ہمیشہ کچھ مقاصد واہداف کو سامنے رکھ کر عملی میدان میں نتائج و ثمرات پیدا کرنے کی کوشش کی اور نتائج حاصل کئے۔ دین اسلام کا جامع فکر بھی اپنے اندر ایک اعلیٰ نظریہ دعوت رکھتا ہے، اسی نظریہ دعوت کے پیش نظر قرآن و سنت میں اس کے مقاصد واہداف کا تعین بھی کیا گیا ہے، جیسا کہ اوپر کے صفحات میں اسی بات کی طرف تحقیقی بات چیت کی گئی ہے کہ اسلام کا نظریہ دعوت اپنے اندر بہت سارے مقاصد و اہداف لئے ہوئے ہے، ان مقاصد کے حصول کے لئے قرآن پاک نے پوری انسانیت کو سامنے رکھ کر ایسے مقاصد واہداف واضح کئے ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ نے عملی حوالے سے ایسا سسٹم اور ڈھانچہ ترتیب دیا کہ ان مقاصد کو عملی حوالے سے حاصل کرنے کے لئے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی مقدس جماعت نے بھرپور کردار ادا کیا۔

اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد واہداف کے حصول کے لئے ایسے اخلاق کریمہ اور اوصاف حمیدہ کی ضرورت ہے جن کو سامنے رکھ کر دعوتی میدان میں کام کرنے والے مرد و خواتین معاشرے میں نتائج پیدا کریں گے، جیسے ہمارا دین تمام ادیان میں افضل ترین تعلیمات رکھتا ہے ایسے اس کا نظریہ دعوت بھی اپنے ماننے والوں سے اچھے اخلاق اور نمونے کے کردار کا تقاضا کرتا ہے کہ ان کے بغیر کبھی بھی دعوتی میدان میں یہ مقاصد حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ چنانچہ قرآن و حدیث اور جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اجتماعی کاوشوں سے اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلام کے نظریہ دعوت کے مقاصد کے حصول میں مطلوبہ اوصاف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیدا کیا جائے تو وہ وقت دور نہیں کہ آج بھی دین اسلام عہد اول میں اختیار کی گئی دعوتی حکمت عملیوں کے نتائج پیدا نہ کر سکے۔ اس لئے آج وقت کی ضرورت ہے کہ دعوتی عمل کو مقاصد کے تابع لا کر ایسے اوصاف حمیدہ پیدا کئے جائیں کہ یہ انسانیت کی کامل ترقی کے لئے مشعل راہ کے طور پر ثابت ہوں۔

مصادر و مراجع:

- القرآن الکریم
- محمد بن اسماعیل البخاریؒ، الجامع الصحیح البخاری
- مسلن بن حجاج، صحیح مسلم
- ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ
- ڈاکٹر محمد اکرم ورک، صحابہ کرام کا دعوتی اسلوب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، 2002ء
- ڈاکٹر اسرار احمد، دعوت الی اللہ کی ضرورت واہمیت، انجمن خدام القرآن، لاہور۔
- شیخ عدنان، دعوت دین کا طریقہ کار عصر حاضر کے تناظر میں، اردو ترجمہ، ڈاکٹر عبدالرحمان یوسف مدنی، مکتبہ ابن تیمیہ، لاہور، 2015ء
- مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ، اصول دعوت و تبلیغ، شیخ الہند اکیڈمی، کراچی، 1998ء

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

- علامہ ابن قیم الجوزیؒ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، مؤسس الرسالۃ، بیروت، 1979ء
- سید محمد شاہد سہارنپوریؒ، دعوت کی بصیرت اور اس کا فہم وادراک، مکتبہ خلیل، لاہور، 1999ء
- امین احسن اصلاحی، دعوت دین اور اس کا طریقہ کار، مرکزی مکتبہ، جماعت اسلامی، لاہور
- زیدان، عبدالکریم، ڈاکٹر، اصول دعوت، مترجم، گل زادہ شیر پاؤ، البدر پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور، 2010ء
- قاری محمد صہیب احمد، دعوت دین کے بنیادی اصول، ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ، پاکستان۔
- مولنا شبیر احمد عثمانیؒ، تفسیر عثمانی، دار القرآن، لاہور، 1998ء
- ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی، فضائل دعوت، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور۔
- ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی، دعوت دین کیسے دیں؟ دار النور، اسلام آباد، 2010ء۔
- قاری محمد طیب، اسلام میں دعوت و تبلیغ کے اصول و قواعد، الدعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد۔
- سید سلمان ندویؒ، اسلام کا نظام دعوت و تبلیغ، الدعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد۔

حوالہ جات:

الحدید 25:57

سید محمد شاہد سہارنپوریؒ ایک ایسے علم ربانی ہیں جنہوں نے ہندوستان میں دینی دعوت کے فہم وبصیرت پر بہت اچھی تحریریں لکھیں، مدرسہ مظاہر العلوم سے مولنا زکریا کاندھلویؒ کی نگرانی میں علوم سیکھے، سہارنپوری، شاہد، محمد، سید، دعوت کی بصیرت اور اس کا فہم وادراک، (لاہور: مکتبہ خلیل، 1999ء)، ص: 23

سہارنپوری، شاہد، محمد، سید، دعوت کی بصیرت اور اس کا فہم وادراک، (لاہور: مکتبہ خلیل، 1999ء)، ص: 210

الکہف 6:18

المائدہ 67:5

النحل 125:16

الشعراء 109:26

النحل 97:16

عثمانی، شبیر احمد، مولانا، تفسیر عثمانی، (لاہور: دار القرآن اردو بازار، 1998ء)، ص: 598

الرعد 11:13

سھل بن سعد کم عمر صحابہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آخری مدنی صحابی تھے یعنی مدنی صحابہ میں سے سب سے آخر میں 91ھ میں 96 سال کی عمر میں وفات پائی

بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (ریاض: دارالسلام، 1412ھ)، کتاب العلم، باب فضائل الدعوۃ ح: 3701، ج4، ص: 352

بخاری، الجامع الصحیح، کتاب مناقب الصحابۃ، ح: 4039، ج6، ص: 125

Al-Qirtas القرطاس
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، كتاب الاخلاق، ح:250،ج2،ص:636

ناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت 1440ھ)، كتاب الايمان، باب نہی عن المنكر مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، [xv]
ح: 177،ج3 ، ص:546

ابوعبداللہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ،(ناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت 1275ھ)، باب فی فضائل اصحاب الرسول، ح:166،ص:395۔

علامہ ابن قیم الجوزی کا سیرت رسول پر وہ مشہور ترین ابتدائی کتابوں میں سے ایک اہم ترین کتاب ہے جسے سیرت نگاروں کے ہاں سیرت کا ماخذ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اپنی غیر معمولی دلچسپی کی وجہ سے مصر سے کئی دفعہ چھپ چکی ہے۔

ابن القیم الجوزیہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، (مؤسس الرسالۃ، بیروت، 1979ء)، ج:2، ص:297۔

عثمانی، شبیر احمد، تعلیقات محمد رفیع عثمانی، شرح صحیح مسلم، (دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 2001ء) باب، کتاب الایمان، جامع خصائل الاسلام، ج:2، ص:576

الانعام6:162

بخاری، الجامع الصيح، كتاب الايمان، ح:65، ج1، ص:198

الحجر15:94

مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والادب، باب فضل الرفق، ح:134، ج2، ص:117

النساء4:87

سیوہاروی، مولانا، حفظ الرحمان، اصول دعوت و تبلیغ، (کراچی: شیخ الہند اکیڈمی، 1998ء)، ص:63